بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ صَرَّحَ کَلَامَ وَقْتِ مَسِیْحِہٖ وَمَا نَزَّلْ مِنَ اللّٰہِ

بدر

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

چہ گویم با تو گر آئی۔ چہا در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۲۴ | ۱۴۔ رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام۔ ۱۴۔ ستمبر ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۳۱

ای جہان منتظر خوش باش کہ آمد گلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہٗ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سے

معاونین ۔۔۔ عہ
برضامندی ۔۔۔ صہ
خود ۔۔۔ سے

عام قیمت عہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی لیا جاویگا سروست خریداری بہت کم ہی اور خرچ آمد سے دوگنا ہی اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر۔ [illegible] بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مقبول رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

بگذرد از آن عالیجناب
نزد ما کافر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ نماز صبح کے وقت

ایک جگہ ہے بڑی حویلی ہے۔ اس کے آگے ایک بڑا چبوترہ ہے جس کی بڑی کرسی ہے۔ اس پر مولوی عبدالکریم صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسی جگہ میں ہوں۔ اور پانچ اور دوست ہیں جو ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ مولوی صاحب میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ اور پھر میں رو پڑا۔ اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے۔ اور مولوی صاحب بھی رو پڑے۔ کسی نے کہا۔ دعا کر لو۔ اور دعا میں تین دفعہ سورۂ فاتحہ پڑھی۔

۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ دورۂ پیشاب کی بڑی تکلیف تھی۔ دعا کی گئی۔ الہام ہوا

"السلام علیکم"

۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ دو شہتیر ٹوٹ گئے

انی مھین من اراد اھانتک

۱۳ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ عفت الدیار کذکری

ڈائری

القول الطیب

۱۳ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ اگر بعض لوگ خوش ہوتے ہیں۔ کہ ہم نے دعا کی تھی۔ تو بارش ہو گئی۔ مگر ان کی یہ دعائیں قابل قدر نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ صرف مصیبت کے وقت کا رونا ہے۔ اور مصیبت کے ذرا ہٹنے کے بعد پھر وہی سخت دلی ان میں پائی جاتی ہے۔ اس بارش پر بھی خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ جو بات الہام الٰہی سے ہم کو معلوم ہوئی ہے۔ وہی ہے۔ کہ اس زمانہ کے لئے دن خیر کے نہیں ہیں۔ اور یہ سچ ہے۔ کہ اگر خدا ان بلاؤں کو نازل نہ کرے۔ تو پھر دین کی خیر نہیں۔ تین قسم کے لوگ ہیں۔ خواص۔ اوسط درجہ کے لوگ اور عوام۔ خواص تو دہریہ مذہب بن رہے ہیں انکو دین کی کچھ پرواہ نہیں بلکہ دین پر ہنسی ٹھٹھہ کرتے ہیں۔ اوسط درجے کے لوگ خواص کے تابع ہیں۔ عوام مثل وحشیوں کے ہیں تمام دنیا کی حالت اس وقت بگڑی ہوئی ہے۔ مقدمے والے ہیں تو جھوٹے گواہوں کے بنانے میں مصروف ہیں زمیندار ہے تو شریعت کو چھوڑ بیٹھا ہے ملازم ہے تو اپنی ملازمت کے حقوق ادا نہیں کرتا۔ تاجر ہے تو اپنی تجارت میں قسما قسم کے دھوکھوں میں مصروف ہے جب تک لوگ تقویٰ اختیار نہیں کریں گے خدا ہرگز ان پر راضی نہ ہوگا اور یہ بلائیں ان کے سر سے نہ ٹلیں گی۔

۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ آج کے الہام۔ انی مھین من اراد اھانتک کا ذکر تھا

فرمایا۔ بڑے بڑے مکفرین اور ایذا دہندہ جو ہیں۔ ان کو خدا تعالےٰ ہمارے سامنے ہی اس زمین سے ناکام اٹھا رہا ہے۔ اور ان کی مُرادوں کے برخلاف دن بدن اس سلسلہ کو ترقی دے رہا ہے۔ ابتداء میں جن لوگوں نے بہت زور شور سے مخالفت کا بیڑا اٹھایا تھا۔ ان میں سے کوئی چودہ پندرہ ایسے یاد ہیں۔ جو ہماری مخالفت کے معاملہ میں ناکام مر چکے ہیں۔ ان میں سے مولوی غلام دستگیر قصوری تھا جو مکہ سے کفر کا فتویٰ لایا تھا۔ نواب صدیق حسن خاں لکھو کے کا مولوی محمد اور عبدالحی۔ رشید احمد گنگوہی لدھیانہ کے تین مولوی۔ سید احمد خان۔ جو کہتا تھا کہ ہماری تحریریں بے فائدہ ہیں۔ محمد عمر۔ مولوی شاہدین لدھیانوی۔ نذیر حسین دہلوی۔ محمد حسین بھینی۔ مولوی محمد اسماعیل علیگڈہی۔ رُسل بابا امرتسری۔

جس نے جلدی معجزہ دیکھنا ہو۔ اُسے چاہیئے۔ کہ دو صورتوں میں سے ایک صورت اختیار کرے یا تو سخت مخالف بنے یا محبت کا کمال تعلق پیدا کرے۔ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ جو تیری اہانت کرے گا۔ اس کی میں اہانت کروں گا۔ اور جو تیری اعانت کرے گا۔ اس کی میں اعانت کروں گا۔ معمولی طور مخالفت کرنے والا اور اپنے کاروبار میں چلنے پھرنے والا ماخوذ نہیں ہوتا۔ کیونکہ خدا حلیم اور کریم ہے۔ وہ اس طرح نہیں پکڑتا۔

بعض لوگوں کا اعتقاد ہے۔ کہ چونکہ خدا تعالیٰ علےٰ کل شئ قدیر ہے۔ اس واسطے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ جھوٹ بولے۔ ایسا اعتقاد بے ادبی میں داخل ہے۔ ہر ایک امر جو خدا تعالےٰ کے وعدہ اس کی ذات جلال اور صفات کے برخلاف ہے وہ اس کی طرف منسوب کرنا بڑا گناہ ہے۔ جو امر اس کے صفات کے برخلاف ہے۔ ان کی طرف اس کی توجہ ہی نہیں

صدیق حسن خان نے ادریس کے آسمان پر جانے کی تکذیب کی ہے اور لکھا ہے کہ اگر وہ آسمان پر گیا۔ تو اس کی موت کس طرح سے ہوگی کیونکہ سب کا مرنا زمین پر ضروری ہے۔ تعجب ہے کہ مسیح کے معاملہ میں یہ بات اس کو سمجھ نہیں آئی۔

اگر خدا تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ کو موت نہیں دی اور ویسے ہی آسمان پر اٹھا لیا ہے۔ تو لفظ رفع کا قرآن شریف میں کافی تھا۔ رفع سے پہلے توفی کے لفظ لانے کی پھر کوئی ضرورت نہ تھی۔ آسمان پر جانے کا مفہوم تو لفظ رفع سے ہی پوری طرح نکل سکتا تھا۔

بعض اہل تشیع کا عقیدہ ہے۔ کہ امام حسین آنحضرت سے افضل ہیں۔ اور اس پر دلیل یہ بیان کی جاتی ہے کہ امام حسین کو شہادت کا درجہ ملا۔ جو آنحضرت کو نہ ملا تھا یہ ایک غلط خیال ہے کیونکہ شہادت صرف امام حسین کو نصیب نہیں ہوئی۔ بلکہ ہزارہا اصحاب کو ہوئی۔ اسمیں سب برابر ہیں اور آنحضرت کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ قرآن شریف کی یہ پیشگوئی ہے۔ کہ واللہ یعصمک من الناس اور پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر زمان کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں فضیلت کا معاملہ اللہ تعالےٰ کی کتاب سے ثابت ہوتا ہے خدا کی پاک کتاب نے آنحضرت کو سب سے افضل قرار دیا ہے امام حسین نے کہیں یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں سب سے افضل ہوں نہ ان کی کسی تحریر سے اور نہ کسی تقریر سے ایسی بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ تمام امت سے افضل ہیں۔ اور اگر ان کا کوئی ایسا دعویٰ ہوتا تب بھی ماننے کے قابل نہ تھا۔ کیونکہ قرآن شریف کے برخلاف تھا۔ امام حسین کی شہادت سے بڑھ کر حضرت مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادت ہے۔ جنہوں نے صدق اور وفا کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور جنکا تعلق شدید بوجہ استقامت سبقت لے گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ لوگوں کے مراتب اور درجات کیا ہیں۔ اسی نے مجھے الہام کیا ہے۔ کہ انی فضلتک علی العالمین۔ اگر سارا زمانہ ایک طرف ہو جاوے اور میں اکیلا ایک طرف رہ جاؤں تب بھی خدا کے الہام کے بالمقابل کسی کا کہنا نہیں مان سکتا۔ اگر امام حسین کو یہ وحی ہوئی تھی کہ وہ قیامت تک سب سے افضل ہیں۔ تو دوسری وحی اسی خدا نے اس کے برخلاف مجھے کس طرح سے کر دی اگر یہ وحی شیطانی ہے تو دن رات خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت اس کیساتھ کیوں ہے۔ عجب خدا ہے جو ایسے [illegible] مفتری کو مہلت دیتا ہے بلکہ دن بدن اس کے سلسلہ کو ترقی [illegible] مخالفوں کو ہلاک کرتا ہے۔ اس طرح سارے انبیاء کی [illegible] افترا اور مکذب تو ایک [illegible] امر [illegible] مشتبہ کر سکتا ہے۔ ہمارے دشمن تو ہمیشہ منتظر رہتے ہیں [illegible] ہلاک ہونے مگر ہر دفعہ انکو ندامت اٹھانی پڑتی ہے [illegible] میرا قتل کی بھی [illegible] ہمارے قتل کے جوڑ کے [illegible] منصوبہ [illegible] ہیں مگر خدا ہر امر میں [illegible] ہماری دشمنی کے سبب [illegible] شریعت بھی [illegible] مہمانوں ہوا کرتا تھا ایمان کے نزدیک کا [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے

درس قرآن

ـــ نوٹس ـــ

(مکتوبہ حافظ محمد اسحٰق صاحب)

اور الر لو دیے۔ وہ لوگ جنہوں نے قطع تعلق کیا ہے جناب الٰہی سے۔ اس وقت وہ سر جھکائے ہوئے ہوں گے۔ عذاب الٰہی سے ڈر کے مارے اور کہیں گے۔ اے رب ہمارے۔ اب تو ہم نے دیکھ لیا۔ اور خوب سمجھ لیا۔ ہمیں دنیا میں لوٹا دے اب ہم دنیا میں چل کے اچھے عمل کریں گے۔ یہ ان کا جھوٹا عذر ہو گا۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک چیز کے بالمقابل ایک دوسری چیز بنائی ہے۔ اگر انسان میں بدی کرنے کی طاقت ہے۔ تو اس کے بالمقابل اس بدی کے روکنے کی طاقت بھی موجود ہے۔ اس واسطے بدی کرنے والی کسی طاقت کا جو کسی انسان میں ہو عذر کرنا قابل قبول نہیں۔ کیونکہ اس کے بالمقابل فطرتاً دوسری طاقت اس بدی کے روکنے والی بھی تو انسان میں موجود ہے۔ ایک دفعہ کسی افسر نے ایک اپنے ملازم کو گالی دی۔ اس نے بھی جوش میں آ کر اپنے افسر کو گالی دیدی۔ تب اس افسر نے اپنے افسر بالا کو رپورٹ کر دی۔ اس نے اس ملازم کو بلوا بھیجا۔ سامنے آتے ہی اس نے ایک سخت گالی دیکر اس سے پوچھا۔ کہ تو نے کیوں اپنے افسر کو گالی دی۔ اس نے عرض کی۔ کہ جب مجھے میرے افسر نے گالی دی۔ تو میں بے ہوش سا ہو گیا۔ بالا افسر نے کہا کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ اسی لئے تو میں نے تجھے پہلے گالی دی۔ اب غصہ اور جوش اور بے ہوشی کیوں نہیں آئی۔

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

اس آیت پر احمق لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ جب خدا نے خود ہی آدمیوں اور جنوں سے دوزخ بھرنا ہے تو کسی کا کیا قصور۔ قرآن کریم نے اس آیت کا حل ایک دوسری آیت سے کر دیا ہے

سیپارہ ۹۔ رکوع ۱۲

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا۔ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا۔ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ۔

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ۔ وہ انسان انسان نہ رہے۔ بلکہ حیوان بن گئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بدکرداریوں کا نتیجہ جہنم ہے لوگوں کی شرارت کے سبب فرد جرم لگنے کے

اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ ۔ اے ترک نالم

اِنَّمَا يُؤْمِنُ ۔ ایمان لاتے ہیں۔ وہ لوگ جو ہماری آیتیں سنتے ہیں۔ اور فرمانبردار بن جاتے ہیں۔ اور سبحان اللہ بحمدہ کہہ اٹھتے ہیں

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ ۔ الگ ہو جاتی ہیں۔ انکی پسلیاں اپنے بستر سے رب رب کہتے ہیں۔ خوف بھی لگا ہوا ہے۔ اور امیدوار بھی رہتے ہیں اور ہمارے دئے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں

نکتہ۔ کنجوس۔ متکبر۔ بدعہد۔ حاسد تنہائی میں خدا سے نہ مانگنے والے کبھی ہدایت نہیں پاتے۔

مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ۔ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ انسان کو کیا معلوم ہے۔ کہ ظاہری تکالیف میں اس کے واسطے کیا کچھ آرام و راحت مقدر ہے۔ خدا تعالےٰ کے علم پر قیاس نہیں چل سکتا۔ اللہ تعالےٰ کے کسی فعل پر ناراض ہونے کے کیا معنے؟ ایک ڈاکٹر کے چیر کاٹ پر کوئی ناراض نہیں ہوتا۔ تو اللہ تعالےٰ جو علیم و حکیم ہے اس کے فعل پر ناراضگی کیوں؟ ممکن ہے کہ اس کے بدلہ میں اس کے لئے بھلائی ہو۔ ان الصفا والمروة ... الخ حضرت ہاجرہ ایک شاہزادی تھی۔ شاہانہ طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مال بھی دیا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو ایک بچہ بھی دیا۔ وہ وادغیر ذی ذرع میں رکھی گئی۔ اس جگہ اس نے کہا کہ کیا تو مجھے اللہ تعالےٰ کے حکم سے یہاں چھوڑتا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا۔ ہاں۔ تب ہاجرہ رضہ نے کہا۔ کہ جا۔ اب ہم ضائع نہیں کئے جاویں گے۔ اب جا کر صفا مروہ کا نظارہ دیکھو۔ ریت کے ٹیلوں کی مانند ان کی اولاد بھی گنی نہیں جا سکتی۔ ہاجرہ کو کیا خبر تھی۔ کہ ایسا ہوگا۔

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ یہ جنت الماوی تو انکے واسطے مہمانی ہے۔ ورنہ انعامات تو اس کے علاوہ ہونگے جیسے رضوان اللہ تعالےٰ

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ ۔ توریت کے دیکھنے قرآن کریم کے پڑھنے اور خدا تعالےٰ کے بار بار احسانات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیا علیہم السلام کی تعلیم کیا پاک تعلیم تھی۔ یرمیاہ نبی اپنی قوم کو ملامت کرتی۔ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کس طرح سچے خدا کو ماننا آپ کی ختم نبوت کی صداقت پر دلیل ہے۔ آپ کی کیا پاک زبان تھی۔ عرب فتح کیا۔ ایران بھی فتح کیا۔ عرب بھی ایسا جو کبھی نہ فاتح نہ مفتوح تھا۔

من مقامہ۔ اس کتاب کلام مجید کے ملنے سے شک میں نہ ہو

امام کس طرح بن سکتا ہو۔ وجعلنا منهم ائمة يهدون بامرنا الخ۔ امام۔ بادشاہ کو۔ ہادی کو۔ قوم کے بڑے آدمی کو۔ مسجد کے ملانوں کو بھی امام کہتے ہیں۔ امام بننے کے لئے تین طریق فرمائے۔

(اوّل) يهدون بامرنا ۔ ہمارے حکم سناتے ہیں

(دوم) لما صبروا ۔ لوگوں کے ایذا پر صبر کرتے ہیں

(سوم) باٰيٰتنا يوقنون ۔ یعنی اپنی کامیابی پر اور مخالف کے ہلاکت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔

دنیا کے لوگ تین اقسام میں۔ بڑے عظیم الشان لوگ جنکو تبلیغ کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔

ادنےٰ درجہ کے لوگ۔ انکو وعظ کی ضرورت نہیں۔ وہ تو تابع حکم ملاں ہوتے ہیں

اوسط درجہ کے لوگ جنکو گاہے گاہے وعظ سننے کا موقعہ ملتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک آدمی کے اندر اور اسکے ساتھ ایک واعظ رکھا ہوا ہے عظیم الشان لوگوں کیواسطے اللہ تعالےٰ نے خاص قسم کا واعظ رکھا ہے۔ جو خطرناک واعظ ہوتا ہے کیونکہ انکے واسطے ہمسایہ کی تباہی کا نظارہ عبرتناک واعظ ہے ؎

مجلس وعظ رفتنت ہوس است
مرگ ہمسایہ واعظ تو بس است

وسكنتم في مساكن الذين ظلموا انفسهم

الحجر وہ چٹیل میدان جس میں بوٹے اگتے ہیں ویران میدان

صداقت قرآن کا ایک نشان

فرعون کا بدن قاہرہ کے عجائب گھر مین

حضرت موسےٰ کے مقابلہ مین مصر کا بادشاہ فرعون تھا۔ جو اللہ کے رسول کی ایذا دہی کے پیچھے پڑا اور خود معہ اپنے لشکر کے سمندر مین ڈوب کر ہلاک ہوا۔ لیکن اسرائیل کی قوم جب یہان سے اس کے باپ دادون کے ملک مین رہتی تھی۔ اور وہ ان کے حالات اور ان کے بزرگ انبیا کے قصوں سے ناواقف نہ تھا پھر موسےٰ نے خود اس کے گھر مین پرورش پائی تھی۔ اور اس لحاظ سے حضرت موسےٰ اس کے واسطے کوئی بیگانہ آدمی نہ تھا۔ جس کے حال احوال سے وہ واقف نہ ہو۔ بعد بعثت کے بھی حضرت موسےٰ نے ایک نہین بلکہ کئی ایک نشانات دکھائے تھے۔ اور ان سب معجزات اور خوارق کا خود مشاہدہ کرنے والا اور گواہ تھا۔ بلکہ توریت سے تو یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس نے بارہا ان نشانات کی صداقت کا اقرار کر کے حضرت موسےٰ سے التجا کی کہ وہ خدا سے دعا کرے کہ اس کے ملک مین سے طاعون اور مصائب کو دور کرین۔ یہ سب واقعات جو اس کی زندگی پر گذرے۔ انھین کا نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخر مرتے وقت اس کے مونہہ سے ایمان کے اقرار کا کلمہ نکلا اور اس نے کہا۔ امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل وانا من المسلمین۔

مین ایمان لایا۔ کہ اس خدا کے سوائے اور کوئی خدا نہین جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ اور مین بھی مسلمانون مین سے ہون۔ اس پر بعض مفسرون نے لکھا ہے کہ اس کا خاتمہ بالخیر ہوا۔ کیونکہ وہ ایمان کے ساتھ مرا اگرچہ اس کو اس وقت کا اقرار اس وارد شدہ عذاب سے جو نازل ہو چکا تھا۔ بچا نہ سکا۔ تاہم اس مین شک نہین۔ کہ اس کے بدن کی نجات خاص طور سے ارادہ الٰہی کے ساتھ کی گئی۔ اور اس نجات بدن کو آئندہ زمانے کے واسطے ایک نشان مقرر کیا گیا۔ یہ نشان قرآن شریف کی پیشگوئی کی صداقت اور اس کے خدا کا سچا کلام ہونے کے ثبوت مین آج فرعون کے مرنے کے قریب ۲۸۰۰ سال بعد اور قرآن شریف کے نازل ہونے کے ۱۳۰۰ سال بعد دنیا پر ظاہر ہوا ہے۔ اور اس کی تفصیل یون ہے۔ کہ ملک مصر مین بڑے بڑے قدیم بند مقبرون کو انگریزون کی ایک بڑی کمپنی نے جو اسی کام پر مقرر ہے۔ کھود کر بہت سی لاشین قدیم مصری بادشاہون کی نکالی ہین۔ اور ان مین ایک لاش ایسی نکلی ہے جس کے ساتھ کے کتبہ سے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ اس فرعون کا بدن ہے۔ جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ مین تھا۔

قدیم مصری بادشاہون کی لاشون کو بعض مصالحہ لگا کر نہایت حفاظت سے رکھا جاتا تھا۔ اور انکی قبر مین جو مثل ایک بڑے لمبے چوڑے اور اونچے کمرہ کے ہوا کرتی تھی۔ ایک پتھر کے تختہ پر ان کے تمام حالات کندہ کر کے رکھے جاتے تھے۔ اور پھر اس عمارت کو جو بہت موٹی اور خر طومی شکل کی ہوتی تھی۔ چارون طرف سے بالکل بند کر دیا جاتا تھا ایسی لاشون کو ممیز کہتے تھے۔ اور ہندوستان کے بعض عجائب گھرون مین بھی اس قسم کی ممیز موجود ہین لیکن فرعون کا بدن عجائب خانہ قاہرہ کے عجائب گاہ مین رکھا گیا ہے۔ ایک بڑا نشان ہے۔ جو غور کرنے والے کے واسطے صداقت قرآنی کے ماننے کے لئے کافی شہادت ہے۔ [illegible] خیال مین [illegible] کہ اس کا فوٹو منگوا یا جاوے اور اگر مل گیا۔ تو [illegible] شائع کیا جاوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

کابل مین سکھ اور ہندو

شہر کابل مین ایک برہمن گردھرائے کے گوردوارہ مین گرنتھی مقرر تھا۔ جس نے تقسیم طور سے گوردوارہ مذکور مین مورتیان بھی رکھ دی تھین سکھون کو جب معلوم ہوا۔ تو انھون نے بتون کو گوردوارہ سے علیحدہ کر دیا۔ اس پر برہمنون نے دعویٰ دائر کیا۔ امیر مرحوم نے خود تحقیقات کی۔ اور موقعہ کا ملاحظہ کر کے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔ منکہ امیر عبدالرحمان خان حال بادشاہ سلطنت افغانستان می باشم۔ در عہد ما یک مقدمہ مابین خدا پرستان و بت پرستان پیش آمد۔ یک دہرم سالہ موسومہ دہرم سال گردھرائے در آبادی شہر کابل ست بت پرستان دعوے مے کنند۔ کہ یک مکان در دہرم سالہ بقبضہ ما مردمان مے باشد۔ کہ او جائے ما مردمان بت پرستی مے کنند۔ خدا پرستان مے گویند۔ کہ بیک طائفہ خدمت گار دہرم سال کہ تو مش برہمن بود بتان را پوشیدہ نگاہ کردہ میبود۔ پس از مردن او برہمن ما سکھان بتان را بحوالہ ملک برہمن کردیم

در قول خدا پرستان وزن دارد و تصدیق شد۔ بخیال ما ہر جائے کہ نامش دہرمسال باشد بہ او جائے بت پرستان ہیچ غرض ندارند۔ این دہرمسال بنام گردھرائے قایم ست۔ گردھرائے ہفتم سجادہ نشین بابا نانک صاحب بود کہ او موحد تر از موحدین بود۔ و مخالف بت پرستی مے بود۔ ہر جائیکہ نامش ٹھاکر دوارہ یا شیودوارہ باشد با و جائے بت پرستان تعلق دارند۔ سکھان را ہیچ غرض نیست۔ چونکہ این جائے دہرمسال ست ہمہ تعلق بخدا پرستان دارد۔ ما بہ حیثیت بادشاہ حکم مے دہیم۔ کہ دعویٰ بت پرستان خارج شد۔ (پٹیالہ اخبار)

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

مولوی بانی فساد۔ بریلی کا اخبار یونین گزٹ درد بھرے دل سے فریاد کرتا ہے۔ کہ کھوٹ ملاؤن نے فرقہ علماء کو بدنام کر دیا۔ اور اپنی کج فہمیون اور ہٹ دھرمیون سے بریلی مین ایک طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ اس بیہودگی کا اثر تمام اضلاع روہیل کھنڈ مین پھیل گیا ہے۔ اور اس کا تمام مسلمانون سے محبت دیکھی جاتی رہی ہے

مذہبی بحث مباحثہ سے یہ اخبار الگ ہے۔ مگر عام شکایت دیکھ کر افسوس آتا ہے۔ کہ مولوی صاحبان نے اپنی کرتوتون بے اعتدالیون اور فضول کارروائیون سے اپنی عزت مین نقص پیدا کر دیا ہے۔ ”مرگ عالم مرگ عالم“ عام مقولہ تھا۔ کہ ایک عالم کی موت گویا تمام جہان کو نقصان پہونچاتی ہے۔ یا اب مولویون کا نام لیتے ہی ہر بشر چونک پڑتا ہے۔ اور واجبی عزت عوام کے دلون سے اٹھ گئی۔ خدا کرے۔ کہ یہ واجب التعظیم جماعت خود ہی اپنے اعمال کو چھوڑین۔ اور اپنی مفوضہ خدمات کی ادائیگی سے خدا اور اس کی خلقت کو خوش کرنے کیطرف راغب ہون۔ (پٹیالہ اخبار)

ریاست باگسل کی حد پر ایک گاؤن مین خون کی بارش ہوئی نالاگڈہ کے پرگنہ دہرم پور کے ایک گاؤن مین ۱۵ ماہ حال کو دودھ کی بارش ہوئی۔ ایشور جانے کیا ہونیوالا ہے سردی ہوئی تو وہ ہوئی جسکا حد حساب نہین زلزلہ ایسا کہ قہر خدا۔ برسات نہین ہوئی گرمی پیچھا نہین چھوڑتی (اقتباس نامہ نگار اخبار عام)

قول ہین - چھٹی صدی مین ایک پادری نے لکھتین - قوم کے بت پرستون کو خوش کرنے کے واسطے اور کسی بہانہ سے ان کو عیسائیون مین شامل کرنے کے واسطے یسوع کی تاریخ پیدائش وہی مقرر کردی جو اس قوم کے قدیم بت کی تاریخ پیدائش کی عید کا دن تھا - جس زمانہ کا یسوع مسیح کو بیان کیا جاتا ہے - اس زمانہ مین بہت سے عالم صاحبان تصنیف ہوئے ہین - انہون نے اس زمانہ مین بیس۲۰ ایسے آدمیون کا تذکرہ کیا ہے - جنھون نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ اس زمانہ مین چونکہ یہود کو مسیح کے آنے کا انتظار تھا - اس واسطے بہت سے لوگ مدعی مسیحیت کے نکل کھڑے ہوئے - مگر تعجب ہے - کہ ان مین سے کسی نے یسوع کے مسیح ہونے کا ذکر نہین کیا - ان بیس۲۰ مین سے بعض پھانسی دئے گئے بعض قتل کئے گئے - بعض ویسے ہی بچ گئے - اور معلوم ہوتا ہے - کہ ان سب کے قصے باہم مل جل کر ان موجودہ انجیل نویسون نے گڑ بڑ سی ڈالدی ہے

جنوبی افریقہ سے لوئیس صاحب جو ایک فوج کے کپتان ہین - تحریر فرماتے ہین - کہ اس ملک مین مشنریون نے اصل افریقہ کے باشندون کے اخلاق بہت بگاڑ دئے ہین - ان کو شراب - تمباکو وغیرہ کی بدعادتین ڈال دی ہین - اپنے قدیم مذاہب مین رہ کر وہ بری عادتون سے اپنے ملک کے آداب کے مطابق بچے رہتے ہین - لیکن جب عیسائی ہو کر وہ سفید رنگ بزرگون مین شامل ہو جاتے ہین تب وہ ہر بات مین سفید رنگ والون کی نقل کرنے کے واسطے شراب حقہ جھوٹھ بولنا - چوری کرنا - یہ سب بد عادات اختیار کرتے ہین - کیونکہ وہ سفید رنگ والون کی پیروی مین ان امور کو فیشن سمجھتے ہین - ممکن ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ ایسے الفاظ لکھ کر مین ثابت کر رہا ہون - کہ یسوع مسیح کا مذہب قومون کو تباہ کرنے والا ہے - مگر مین کیا کرون - کہ صحیح بات یہی ہے اور یہ واقعات ہین

مسٹر پگٹ - بہت مدت کے بعد مسٹر پگٹ پھر ظاہر ہوا - یہ وہی صاحب ہین - جنھون نے خدا اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا - حضرت نے اس کو ایک اشتہار بھیجا تھا - جس مین اس کے متعلق ایک پیشگوئی کی تھی مگر اب تک وہ بالکل گوشۂ خاموشی مین پڑا رہا - اور کسی ایسی جگہ خفیہ رہا - کہ اخبارون کو بھی اس کے حالات کچھ آگاہی حاصل نہین ہوتی تھی - باسے آپ کا نام پھر اخبارون مین دیکھا گیا ہے - اور ایک نہایت ہی عجیب پیرایہ مین - عیسائیون کے اس فرقہ کے خداوند مسیح پگٹ نے ایک دار المحبت تیار کیا ہوا ہے - جس مین وہ مع اپنے چند مریدون اور مریدنیون کے رہتا ہے - کل تعداد مریدون کی سر دست ۵۰ ہے - اور کہا جاتا ہے - کہ مزے سے زندگی گزار رہا ہے اس کی زندگی کا تازہ نتیجہ جیسا کہ امید تھی یہ ہوا ہے کہ ان عیسائیون کے خدا کے گھر مین ایک بیٹا پیدا ہوا ہے - اس سے کوئی یہ نہ سمجھے - کہ اس خداوند مسیح نے برخلاف اپنے پہلے طرز زندگی کے جو ملک شام مین گذری تھی - کوئی بیوی نکاح کی ہے اور اس سے یہ فرزند نمودار ہوا ہے -

---

مُردون کا زندہ ہونا

شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ صاحب نے اخبار نئی روشنی مین ایک مضمون چھپوایا ہے - جس مین یہ ثابت کیا گیا ہے - کہ بعض آدمی بظاہر بالکل مر جاتے ہین - یعنی نبض بند ہو جاتی ہے - بدن ٹھنڈا پڑ جاتا ہے - آنکھین پھرا جاتی ہین - کان کی لو مڑ جاتی ہے - ناک کا بانسا پھر جاتا ہے - اور موت کے تمام نشانات نمودار ہو جاتے ہین لیکن دراصل وہ ایک قسم کی غشی ہو جاتی ہے اور دراصل اس مین جان باقی ہوتی ہے - چنانچہ بہت سی نظیرین ایسی موجود ہین - کہ میت جب قبرستان لے چلے یا مرگھٹ پر رکھا - تو راستہ یا مقام مدفن پر اس نے حرکت کی - اور اس مین امن معلوم ہوئی - اور بعد مین وہ چنگا بھلا ہو گیا - کسی بیماری کے سبب ایسی غشی یا بے ہوشی کے طاری ہونے کے علاوہ اس مضمون مین ریاضت کے ساتھ اپنے پر ایسی غشی لانے کا بھی ذکر لکھا ہے - جو پرانے ہندی یوگیون مین پایا جاتا ہے - اور اس کی کئی ایک نظیرین بشہادت ڈاکٹر ہیم چندر سین اور ولیم ٹیپ اور دربار رنجیت سنگھ وغیرہ بیان کی گئی ہین یہ ایک دلچسپ مضمون ہے - اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ مرنے کی جو علامتین متعارف ہین - وہ سب آدمی کی روح معطل ہونے کے باعث بھی ظاہر ہوتی ہین اور نقلی موت مین بھی نمودار ہو سکتی ہین - کچھ ضرور نہین کہ وہ اصلی موت ہی کی نشانیان سمجھی جائین

اس مین شک نہین - کہ بہت سے مختلف واقعات نے جن کی خبرین مختلف شہرون اور ملکون سے آتی ہین - اس امر کو بپایۂ ثبوت پہنچا دیا ہے کہ اصلی یعنی موت کے علاوہ بعض وقت وہ اپنی خوش قسمتی کے سبب گویا پھر زندہ ہو کر مخلوق کے واسطے ایک اعجوبہ کا موجب بنتے ہین -

اس قسم کی موت کا نام خواہ [illegible] کا ذب رکھا جائے خواہ نقلی موت [illegible] خواہ اس کو سکتہ اور بے ہوشی کے نام سے تعبیر کیا جاوے - اس مین شک نہین کہ وہ دراصل ایک موت کی صورت ہوتی ہے اور میت کے لواحقین پر وہ تمام حالات وارد ہو جاتے ہین - جو کہ ایک فوت شدہ کے لواحقین پر ہونے چاہئین - اور چونکہ اصلی اور نقلی موت مین بظاہر کوئی تمیز نہین ہوتی - اس واسطے خود اس شخص کے واسطے بھی اکثر یہ حالت اصلی موت نہین - تو اصلی موت کے لانے کا موجب ضرور ہو جایا کرتی ہے

اسی خوف کے سبب حال مین انگلینڈ مین ایک انجمن قائم ہوئی ہے - جس کی غرض یہ ہے - کہ مردون کو دفن سے پہلے پوری تحقیقات کے ساتھ ڈاکٹرون اور اس فن کے ماہرون کو دکھانا چاہئیے -

کتب سماوی اور معجزات و خوارق انبیاء علیہم السلام کے تذکرون مین بظاہر دو متضاد امور یعنی مردون کا اس دنیا مین واپس نہ آنا اور احیائے موتیٰ یعنی مردون کا اسی دنیا مین زندہ ہو جانا - ان ہر دو کا [illegible] مذکورہ بالا مضمون پر غور کرنے سے بخوبی سمجھ آ سکتا ہے

شریعت حقہ سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جو شخص درحقیقت مر جاتا ہے - اور [illegible] یعنی سوال و جواب فرشتگان اور بہشت یا دوزخ مین داخل ہونا یہ سب کارروائی اس کے متعلق شروع ہو جاتی ہے - تو پھر اس سارے کام [illegible] کر کے وہ واپس اس دنیا مین نہین آ سکتا - ہان دو طور [illegible] مردون کا زندہ ہونا احوال انبیاء سے ثابت ہے

اول - ناپاکی اور گناہ اور غفلت مین پڑ کر جو شخص مردہ ہو جاتا ہے - ایسے آدمی کو روحانی مردہ کہنا چاہئیے - وہ توبہ کر کے پاک ہو اور کسی مطہر و مزکی نفس کی صحبت سے فیض یاب ہو کر پھر روحانی زندگی حاصل کرتا ہے - اور اس کی پہلی زندگی ایک نئی زندگی کہلاتی ہے - اس کی مثالین تمام الہامی کتب مین بکثرت موجود ہین -

دوم - یہ کہ کوئی شخص کسی سخت مرض مین مبتلا ہو جاوے - جس کو ڈاکٹر اور طبیب جواب دے بیٹھین - یا اس کی حالت بسبب سکتہ اور بے ہوشی کے ایسی ہو جاوے - کہ سب اس کو مردہ جانین تب کوئی مقبول الٰہی خدا کا برگزیدہ اس کے واسطے توجہ

دعا کرے۔ اور اللہ تعالے کو منظور ہو۔ کہ اپنے اس بندے کی خاطر ایک نشان دکھائے۔ تو وہ موت اس پر سے ٹل جائے۔ اور اس کو دوبارہ زندگی عطا کیجاوے۔ اس کی مثالین مسلمانون مین تو ہمیشہ اور ہر زمانہ مین دیکھی گئی ہین۔ اور دیگر مذاہب مثلاً عیسائی اور یہود کے درمیان اگرچہ اب کوئی ایسا مقدس شخص نہین رہا۔ جس کی دعا اس حد تک قبول ہو سکے۔ تاہم ان کی قدیم کتب مین اس قسم کے قصے پائے جاتے ہین۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ ایک لڑکی جس کو سب نے سمجھا کہ مر چکی ہے۔ جب یسوع نے اسے دیکھا تو کہا۔ کہ مری نہین بلکہ سوتی ہے۔ سوتا یا بے ہوشی کی حالت مین ہونا یہ ایک ہی محاورہ ہے۔ اور چونکہ اصل عبرانی اناجیل عیسائیون کی بدقسمتی کے سبب دنیا سے مفقود ہین۔ اس واسطے معلوم نہین۔ کہ اصل لفظ جو مسیح کے منہ سے نکلا تھا۔ وہ کیا تھا۔ اور اس کا ترجمہ کس طرح سے کیا گیا۔ مسلمانون مین اس قسم کی احیائے موتی کی مثالین بہت موجود ہین۔ چنانچہ خود اس زمانہ مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھون پر اس قسم کے کئی مردے زندہ ہو چکے ہین۔ جس امر کے گواہ سینکڑون موجود ہین۔ جن مین سے ایک ہونے کا اس عاجز راقم کو بھی فخر حاصل ہے۔ چنانچہ صاحبزادہ مبارک احمد کا یہ حال ہو گیا تھا۔ کہ رنگ سفید ہو گیا اور نبض ٹھیر گئی۔ اور مر گیا کا لفظ مونہون پر جاری ہو گیا۔ لیکن خدا کا مسیح جو دعا پر ایک پرزور ایمان رکھتا ہے۔ اپنی دعا مین مصروف رہا۔ تب خدا نے مبارک کو دوبارہ زندگی عطا کی۔ ایسا ہی حضرت مولوی نورالدین صاحب۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ میان محمد اسحاق وغیرہ پر ایسی ایسی بیماریان اور حالتین وارد ہوئین۔ کوئی طبیب یا ڈاکٹر یہ امید نہ رکھتی تھی۔ کہ یہ بچ جاوینگے۔ مگر چونکہ خدا کو منظور تھا۔ کہ اس کی ہستی پر پھر تازہ ایمان دنیا مین قائم کیا جائے۔ اس واسطے ان صاحبان کو دوبارہ زندگی عطا کی گئی۔

خود عاجز راقم مدت تک ایک ایسے بخار مین مبتلا رہا۔ کہ کوئی دوائی فائدہ نہ کرتی تھی۔ آخر حضرت مسیح موعود کی دعاؤن نے اعجازی رنگ دکھایا۔ اور خدا کے فضل نے شفا دی۔ فالحمد للہ۔

غیر معمولی حوادث۔ ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ملک اٹلی مین سخت زلزلہ آیا۔ شہر پزو اور مانٹی لیون اور شہر مارٹی رینو بالکل تباہ ہو گئے۔ کے لے بریا مین تین سو سینتالیس آدمی مر گئے۔ اور درجن ایک شہر اور گاؤن تباہ ہو گئے۔ بعد کی تار سے معلوم ہوا کہ کئی ہزار آدمی مر گئے۔

اے روئے زمین کے باشندو! یہ تختہ زمین جس پر تم نڈر ہو کر امن کے ساتھ سو رہے ہو۔ یہ کیون بار بار ہلتا ہے۔ اور تمہاری میٹھی نیند مین خلل ڈالتا ہے تھوڑی دیر کے واسطے اپنی غفلت کو چھوڑ کر ذرا اٹھو اور غور و فکر سے کام لو۔ اور اس کی آواز کو سنو۔ کہ یہ کیون تمہین بار بار جھنجلاتا اور بے آرام کرتا ہے۔ گذشتہ انبیاء اور کتب سماوی کے سائنفک کوڈ کی امداد سے ذرا اس ٹیڑھی تحریر کو پڑھنے کی سعی تو کرو۔ شاید کہ تمہارے کام کی کوئی بات نکلے۔ اور تمہارے ہی فائدے کا کوئی راز اس مین مخفی ہو۔ کہتے ہین۔ جہاز کے افسرون کے آرام کرنے اور سونے کا پلنگ ایسا ایجاد کیا گیا ہے کہ وہ ڈیوٹی کے وقت کے چند منٹ پہلے گھنٹی بجاتا ہے۔ اور اگر سونے والا پھر بھی نہ اٹھے۔ تو چند منٹ کے بعد ہلتا ہے۔ اور اگر وہ پھر بھی غفلت کرے تو الٹ کر اس اپنے فرائض سے غفلت کرنے والے کو نیچے فرش پر پھینک دیتا ہے۔ ذرا سوچو تو سہی کہیں صانع حقیقی نے بھی اس زمین کے نیچے کوئی ایسی چابی تو نہین لگا دی۔ جو تم کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلانے کے واسطے بار بار تمہین ہلاتی ہے اور ٹپک ٹپک کر مارتی ہے

۹۔ ستمبر ۱۹۰۵ء کو بمبئی مین تیل کی بھری چند کشتیون پر آگ لگی۔ کئی ہزار روپے جل گئے۔ کمپنی کو سخت نقصان ہوا۔

علم متعلق اسباب و علاج طاعون۔ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کا ایڈیٹر لکھتا ہے۔ کہ جس قدر طاعون کے متعلق علم اور تجربہ حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اسی قدر یہ ثابت ہوتا چلا جاتا ہے کہ یہ سب علوم ناپائیدار اور بے سود ہین۔ آج سے دس سال پہلے جو کچھ ہمکو طاعون کے متعلق خبر تھی اور یقین تھا۔ کہ اس کے اسباب کیا ہو سکتے ہین۔ اور کس طرح اس کو روکا جا سکتا ہے۔ اب دس سال کے بعد اتنا بھی یقینی علم نہین رہا۔ پہلے سمجھتے تھے کہ یہ بیماری ایک خاص موسم مین ہوتی ہے۔ اور موسم سرما مین حد تک پہنچتی ہے۔ اور سخت گرمی کا زور ہو۔ تو اس کے کیڑے مر جاتے ہین۔ لیکن اب تو دن بدن ایسے واقعات ہو رہے ہین۔ کہ ان قواعد مین سے کوئی بھی صحیح رہتا نظر نہین آتا۔ فقط۔

یہ قواعد تو ہمیشہ ہی ٹوٹتے رہین گے۔ کیونکہ انکی بنا مادی اسباب پر ہے اور طاعون اللہ تعالے کی ناراضگی کا نتیجہ ہے

عام اخبار

راول پنڈی مین ایک بنگالی بابو خزانہ سرکاری سے بذریعہ جعلی چک کے ایک ہزار روپیہ لے اڑے

موضع اینڈری ضلع گوڑ گانون مین پندرہ سولہ بدمعاش پولیس کا بھیس بدل کر ایک متمول بوہرہ کے مکان پر آئے۔ کہ سرکار سے تمہارے مکان کی تلاشی کا حکم ہوا ہے۔ باضابطہ تلاشی لے کر اور بیش قیمت زیور کی باقاعدہ فہرست وغیرہ بنا کر چلتے ہوئے

تازہ ترین ممالک غیر۔ امریکہ مین ایک صاحب نے ایک مشین ایجاد کی ہے۔ جس کے آگے اخبار اور رسالے رکھ دئے جائین۔ تو خود بخود تہ ہو کر اور چٹین لگ کر مختلف اطراف کو جانے والے پیکٹ مختلف خانون مین رکھ دئے جاتے ہین

جنگ روس و جاپان کا خاتمہ ہوا۔ جاپانی قوم نے بہت ناراضگی ظاہر کی۔ بغاوت اور بلوہ تک نوبت پہنچی تھی۔ لیکن وہان کے مدبران سلطنت نے جنگ قائم رکھنے کے اخراجات اور کشت و خون وغیرہ آفتون کا تذکرہ کر کے صلح کو بہت مفید ظاہر کیا ہے۔ اور اس طرح ان کا جوش ٹھنڈا ہو چلا ہے

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہین + حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت اب اللہ تعالی کے فضل و کرم سے بہت اچھی ہے۔ زخم دن بدن بھرتا چلا جاتا ہے اور گھبراہٹ اور تکلیف بھی کم ہے۔ آپکی شفا ایک معجزہ ہے۔ ذیابیطس کی بیماری مین کوئی زخم بھی اچھا ہونا دشوار ہے۔ چہ جائیکہ سرطان۔ یہ محض حضرت مسیح علیہ السلام کی دردمندانہ اور پر یقین دعاؤن کا نتیجہ تھا۔ کہ اللہ تعالی نے احیائے موتی کا ایک اور نمونہ ہم لوگون کو دکھایا۔ فالحمد للہ

ماسٹر عبدالرحمان صاحب بیمار ہین۔ بخار آتا ہے احباب ان کے واسطے دعا کرین

اس ہفتہ مین چودھری اللہ اللہ خان صاحب وکیل اور چودھری محمد امین صاحب وکیل حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

خواجہ کمال الدین صاحب چند روز کیواسطے لاہور گئے ہین مگر ۲۰ ستمبر تک پھر انشاء اللہ یہان آ جائین گے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام انشاء اللہ ۲۰ ستمبر کو کھلیگا۔

انتہی

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت عہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخبارون مین متواتر ہمنے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت مین تحریک کی ہے۔ اور ہمین اُمید ہے۔ کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی۔ لیکن اس وقت مین چاہتا ہون کہ دوستون کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤن۔ کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تاحال ویسی قابل تشفی نہین جیسے کہ ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ ہو جاوے۔ مثلاً کتب خانہ ہال۔ سائنس روم۔ وغیرہ بعض عمارتین سائنس ماسٹر اور سائنس کا سامان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتین جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے۔ اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے۔ تو یہ سب کام بآسانی ہو سکتے ہین۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض جگہ دوست اس کام مین غفلت کرتے ہین اور چندہ کی روانگی مین دیر کرتے ہین۔ سر دست دو نئے کمرے مدرسہ کی عمارت مین زیادہ کئے گئے۔ اور تین چار کمرون کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈلوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے۔ تنخواہون کے واسطے بھی جیسا کہ مین پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہون۔ ایک ہزار روپیہ مستقل طور پر مدرسہ کے فنڈ مین ہر وقت علیحدہ جمع رہنا چاہیئے۔ جس کو بحروف انگریزی ریزرو فنڈ کہنا چاہیئے۔ والسلام

ایک ثواب کا کام

آپ بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کرین۔ اپنا خرچ سے انجمنون کتب خانون اور غریب لوگون کو اخبار خرید کر دین۔ اس طرح سلسلہ کی تبلیغ دور دور تک پہنچ سکتی ہے

خریداران توجہ کرین

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہین ہوئی۔ ان کی خدمت مین اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ مین رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہین دے سکتے۔ اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہین۔ ان کی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کرین۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان مین ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ مین خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھین۔ خریدارون کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندون کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۸ فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ عہ روپیہ سے کم نہو جنکے اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہین دینا پڑیگا۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہو رہی ہین اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے۔ ۱۲/۱۲۔ درخواستین بنام میان معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئین۔

خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین۔ بعض لوگون کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین کہ بیان کسی سے نہین پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا